(زمانے کے روپ)

(سہیل عظیم آبادی)

چوکیدار

رات کو جب گاؤں کے سب چھوٹے بڑے چین کی نیند سوتے تو رام لال چوکیدار کندھے پر اپنی پرانی لاٹھی رکھ کر جھونپڑے سے باہر نکلتا اور گاؤں کی اندھیری گلیوں میں پہرا دیتا کہ کہیں چور تو نہیں تھوڑی تھوڑی دیر پر وہ چلا اٹھتا۔ "جاگ کے سونا" اس کی آواز بڑی ڈراونی تھی۔ کبھی کبھی رات کو اس کی آواز سن کر بچے ماں سے لپٹ جایا کرتے تھے۔ کبھی اس کی آواز سے کسی کی نیند اچٹ جاتی تو اس کو غصہ آتا کہ ہر روز یوں ہی چیختا ہے۔ نہ چور نہ چور کا سالا خواہ مخواہ نیند خراب کرتا ہے۔ گاؤں کے کنارے مٹی اور پھوس کا ایک جھونپڑا تھا۔ یہی رام لال کا گھر تھا۔ گھر میں آٹھ سال کی ایک یتیم پوتی تھی اور بس اللہ کا نام۔ بیس سال سے گاؤں میں چوکیداری کرتا تھا۔ چھ روپے مہینہ ملتا تھا یہی اس کا سب کچھ تھا۔ اور اسی میں وہ خوش تھا۔ پوتی سے اس کو محبت تھی لیکن جب گشت کا وقت آتا تو اس کو جھونپڑی میں اکیلا چھوڑ کر گشت کرنے کے لئے چلا جاتا۔ لڑکی اکیلے ڈرتی تھی۔ لیکن وہ اپنے فرض کو نہیں بھولتا تھا۔ پانی برسے یا طوفان آئے کیا مجال کہ رام لال گشت نہ کرے کبھی کبھی لوگ اس کو سمجھایا کرتے کہ رات دن کیا۔ مجھے تنخواہ اسی کی ملتی ہے۔ بیس سال کی مدت میں ایسا کبھی نہ ہوا کہ رام لال نے گاؤں میں گشت نہ لگائی ہو۔ کڑاکے جاڑے میں بھی وہ لحاف چھوڑ کر ٹھٹھری ہوا میں ٹھٹھرا کرتا تھا لیکن اپنے فرض کو نہ بھولتا تھا۔

آس پاس کے چوروں سے رام لال کو نفرت تھی۔ سب کے سب اس کے دشمن

ہیں تھے دو تین مرتبہ دو چار نے مل کر اس پر حملہ بھی کیا۔ لیکن رام لال خود طاقتور تھا۔ کچھ دیر تک

ہو گیا ان کا مقابلہ کرتا رہا پھر لوگوں کو مدد کے لئے بلا لیا اور چور اس کو مار بھی نہ سکے۔ سب اس کے

مرنے کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ لیکن اس گاؤں کی طرف منہ نہ کرتے۔

گاؤں کے زمیندار رام نرائن بابو کے بڑے بیٹے رام چندر بابو ڈپٹی مجسٹریٹ ہو گئے

رام لال جی کو بڑی خوشی ہوئی کہ اس کے زمیندار کے بیٹے ڈپٹی مجسٹریٹ ہو گئے۔ اب اس کی

حالت یہ تھی کہ وہ سر اٹھا کر چلتا تھا۔ جب تھانہ میں حاضری دینے کو جاتا تو دوسرے

چوکیداروں سے خود کو بڑا سمجھتا تھا کیونکہ اس کے زمیندار کے بیٹے ڈپٹی تھے اور دوسروں کے نہیں۔

وہ نہایت ہی فخر کے ساتھ لوگوں سے کہتا کہ ڈپٹی صاحب تو ہمارے گود کے

کھلائے ہوئے ہیں۔ اب میں دفعدار ضرور ہو جاؤں گا۔ اور دوسرے چوکیدار اس کی

باتوں کو سنتے اور ایک سانس لے کر رہ جاتے تھے۔ سب کو یقین تھا کہ رام لال ضرور دفعدار ہو جائے گا

ڈپٹی صاحب درگاپوجا کی چھٹیوں میں گھر آئے۔ رام لال نے اپنی وردی

نکالی اور پہن کر سیدھا ڈیوڑھی پر پہنچا۔ ڈپٹی صاحب گھر میں تھے۔ رام لال باہر بیٹھا رہا۔

اس کی خوشی کا اندازہ کرنا مشکل تھا۔ اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ ڈپٹی صاحب آفس سے ان کو اس طرح سلام کروں گا۔ وہ مسکرا کر جواب دیں گے اور پوچھیں

گے تو کیسا ہے؟ میں کہوں گا سرکار کی کرپا ہے۔ ڈپٹی صاحب ہنس دیں گے۔ رام لال اس خیال سے خوش ہو گیا

جیسے اس کو بہت بڑی دولت مل گئی ہو۔ بڑے کی مہربانی کے ساتھ ایک ہنسی ہی مقرر ہو سکتی ہے۔ بہت بڑی دولت

ہے رام لال انہیں خیالوں میں بیٹھا رہا۔ اور گھنٹوں گزر گئے۔ پٹواری صاحب نے کہا، ارے کیوں جی

آئے ہیں تھک کر ہی سو گئے ہیں۔ رام لال بولا۔ جب وہ صبح اٹھیں گے تب ہی میں بھی جاؤں گا۔

آیا ہوں تو بغیر حاضری دیئے کیسے جاؤں گا؟

پٹواری جی اپنے کاموں میں لگ گئے۔ رام لال اپنے خیالوں میں مست

بیٹھا رہا۔ صبح کے وقت آیا تھا شام ہونے کو آئی تو ڈپٹی صاحب گھر سے باہر آئے۔ رام لال نے جھک کر سلام کیا۔

ڈپٹی صاحب نے کوئی جواب نہ دیا وہ ایک معمولی چوکیدار کے سلام کا جواب کیسے دیتے۔ وہ سمجھے کہ شاید

کچھ انعام مانگنے آیا ہے۔ رام لال کھڑا ہی رہا کہ شاید اب کچھ بولیں۔ لیکن ڈپٹی صاحب نے

اس کی طرف دیکھا تک نہیں اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ باتیں کرنے لگے۔ رام لال

اس امید میں بیٹھا رہا اب ان کی بات ختم ہوگی اور ڈپٹی صاحب میری طرف دیکھیں گے

اور باتیں کرینگے۔ ڈپٹی صاحب دوسروں سے باتیں کر رہے تھے۔ لیکن رام لال کے

خوشی ہو رہی تھی یہ سمجھ رہا تھا کہ ڈپٹی صاحب اسی سے باتیں کر رہے ہیں۔ جب ان کا رشتہ دار چلے گئے تو ڈپٹی صاحب

اٹھے اور باہر آئے۔ رام لال نے پیر چھو کر سلام کیا۔ اب ڈپٹی صاحب کو پیسے ہو گئے اور رام لال ان کے ہونٹ کو دیکھنے لگا۔

رب جانے۔ اب پالیس ڈپٹی صاحب نے بڑے سوکھے طور پر کہا۔ کیا مانگتا ہے؟ رام لال کا دل

بیٹھ گیا اور خوش ہو کر بولا۔ حضور حاضری دینے آئے تھے۔ ڈپٹی صاحب بولے دیکھ لیا ہم زندہ ہے

جاؤ اب۔ رام لال سلام کر کے سر جھکائے اور واپس چلا آیا۔ اس کو ایسا معلوم ہوا جیسے کسی نے اس

کے دل میں چھری چبھو دی۔ اس کو وہ وقت یاد آ گیا جب رام چندر بابو اس سے کیا پیار کرتے تھے

رام لال تم ہمارا بچپن والا دوست ہو اور کہتے تھے ہم جب ڈپٹی ہوں گے تو تمکو اپنا چپراسی بنائیں گے

اس کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ اس کے دل میں اس کے سوا کوئی آرزو نہ تھی کہ ڈپٹی صاحب اس سے مسکرا

کر دو ایک جملہ کہہ دیں۔ لیکن وہ یہ سمجھا کہ اس میں میری ہی کوئی خطا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کسی نے

شکایت کی ہے کہ رام لال گشت نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے ڈپٹی صاحب خفا ہوں گے۔

رات ہوئی سب لوگ سو گئے۔ رام لال اپنے گھر سے لاٹھی لے کر نکلا اور گشت لگانے چلا گیا۔

اس کی اکلوتی لڑکی کی طبیعت خراب تھی۔ رام لال رات بھر گشت کرتا رہا اور وہ بخار میں پڑی رہی تھی

مگر رام لال کو اس کی بیماری کا خیال نہ ہوا۔ لکڑی لے نکل پڑا۔ گاؤں پہنچ کر ایک بار کروٹ کر اس نے زور سے
آواز دی "جاگتے رہنا" اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دور جا کر پھر آواز دی اور آگے بڑھ گیا
تھوڑی دور جا کر پھر آواز دی اور آگے بڑھتا گیا۔ اسی طرح آواز دیتا اور گاؤں کا گشت لگا کر واپس آیا۔
ایک گھنٹہ بعد پھر نکل کھڑا ہوا اور سارے گاؤں کا چکر کاٹ کر پھر واپس آیا
اور اسی طرح رات بھر چکر لگاتا رہا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ اب ڈپٹی صاحب ضرور خوش ہو جائیں گے۔
اگر کسی نے شکایت کر دی ہوگی تو ان کا غصہ ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح کے خوش ہونے والے خیالوں میں مگن ہو کر سو گیا۔
صبح ہوئی۔ اٹھا ہی تھا ہاتھ دھو کر خیالوں میں بیٹھا ہی تھا کہ زمیندار کا پیادہ آیا
اور بولا۔ تمہیں ڈپٹی صاحب بلاتے ہیں۔
رام لال خوش ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کو بڑی خوشی
تھی کہ آخر ڈپٹی صاحب نے بلایا ہے۔ رات کو پہرہ دیا ہے۔ اس لیے وہ خوش ہو گئے۔ ضرور
کسی نے شکایت کی تھی۔ اسی لیے رنج تھے۔ رام لال جھونپڑی کے اندر گیا اور اپنی پھٹی ہوئی پگڑی
سر میں لپیٹ لی۔ ہاتھ میں لاٹھی لے کر پیادہ کے ساتھ چل پڑا۔ زمیندار کے بنگلے پر آیا تو ڈپٹی
صاحب سامنے ہی کرسی پر بیٹھے تھے۔ رام لال نے باری باری جھک کر سب کو سلام کیا۔ ڈپٹی صاحب
دیکھتے ہی انہیں گرج گیا۔ تم بوڑھا ہو گیا مگر پاگل کا پاگل رہا۔ رات بھر کاہے کو چلاتا ہے کوئی

ڈاکو والا قصہ ہی سمجھا ہے۔ رام لال سرکار ہم تو روز پہرہ دیتے ہیں۔

ڈپٹی صاحب نے ڈانٹ کر کہا۔ ہاں پہرہ دیتا ہے پاگل کہیں کا۔ رات کو سونے نہیں دیتا۔ خبردار جو آج سے آواز بھی گاؤں میں سنائی دی کیوں نہیں رہتا۔ رام لال سر جھکا کے گھر چلا گیا۔ اس کا دل بہت ٹوٹا ہوا تھا پھر بھی اپنے کاموں میں لگا رہا۔ غریب کو کام سے کب چھٹی ہوتی ہے۔ اس رات سے رام لال نے گاؤں میں گھومنا بند کر دیا۔ کسی نے اس کی آواز نہیں سنی ہونے والی بات دو چار دنوں کے اندر ہی ڈپٹی صاحب کے گھر چوری ہو گئی۔ صبح رام لال اٹھا تو اس کو معلوم ہوا۔ جانے ہی کی فکر میں تھا زمیندار کا پیادہ آیا اور بولا۔ ڈپٹی صاحب بلا رہے ہیں۔ رام لال اس کے ساتھ چلا گیا۔ ڈر رہا تھا کہ اور غریب ڈرتا کیسے نہیں جب وہ پہرہ دیتا تو بات سننا پڑتی تھی اور اب ڈپٹی صاحب کو تھوڑے یاد رہتا کہ انہوں نے پہرہ دینے کو منع کر دیا تھا۔ اسی خیال میں الجھا ہوا رام لال بنگلہ پہنچا۔ ڈپٹی صاحب کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ دیکھتے ہی غریب پر جھپٹ پڑے اور جتنی گالیاں دے سکتے تھے دیں دو چار تھپڑ بھی جڑ دیے رام لال کی قسمت میں لکھے تھے مل گئے۔ تھانیدار آیا۔ چوری کی رپورٹ لکھائی گئی۔ اور وہ چلا گیا۔ ڈپٹی صاحب رام لال کو جتنی شکایتیں کر سکتے تھے ختم کر دیں۔ نتیجہ تو کچھ نہ نکلا البتہ رام لال کی نوکری جاتی رہی اور اس کے بعد چوکیداری رات کی بات ہوگئی۔ یہ کہانی بہت پرانی ہے۔ اب نہ رام لال ہے اور نہ ڈپٹی صاحب مگر اس کہانی کو اب بھی لوگ دہرایا کرتے ہیں۔